امام کے پیچھے قراءت

مؤلف: استاذ العلماء مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ: محمد ذیشان انصاری

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وعلیٰ آلک واصحابک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امام کے پیچھے قراءت

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مؤلف: مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ: محمد ذیشان انصاری

www.waseemziyai.com

فہرست

سوال .... (1)
قرآن سے .... (2)
استماع اور انصات .... (2)
تفسیرِ صحابہ کا مقام، .... (3)
حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ .... (4)
حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما .... (5)
سوال .... (7)
جواب .... (7)
احادیث سے .... (8)
مذکورہ حدیث کی سند .... (9)
اقوال صحابہ سے .... (10)
اعتراض .... (11)
جواب .... (12)

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سوال: کیامقتدی قیام میں امام کے پیچھے نمازکے اندر سورہِ فاتحہ یاقرآن مجید کی کسی سورت یا آیت کوپڑھ سکتاہے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مذکورہ سوال کا مختصراورمدلل جواب پیش کرتا ہوں۔

فقہائے احناف کے نزدیک مقتدی کو قیام میں امام کے پیچھے نمازکے اندر سورہِ فاتحہ یاقرآن مجید کی کسی سورت یا آیت کوپڑھنا منع ہے خواہ امام جہر (بلندآواز) سے قراءت کرتا ہے جیسے فجر، مغرب، عشاء یاآہستہ جیسے ظہراورعصر۔آپ کے سامنے شاگردِامام اعظم سیدناامام محمدرحمہمااللہ تعالیٰ کاقول پیش کرتاہوں: لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ مَا جَهَرَ فِیْهِ وَلَا فِیْهَا لَمْ یَجْهَرْ بِذٰلِکَ جَاءَتْ عَامَّةُ الاآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یعنی امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہیں کرسکتاخواہ امام جہر (بلندآواز) سے قراءت کرتا ہو یاآہستہ اسی پر عام آثار دلالت کرتے ہیں اوریہی امام ابوحنیفہ رحمۃاللہ علیہ کا قول ہے (مؤطاامام محمد صفحہ 94-فتح القدیر جلد 2 صفحہ 241-جامع المسانید جلد 1 صفحہ 336)۔

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

مذکورہ عنوان کو قراءت خلف الامام کے لفظوں سے تعبیر کیا جاتا ہے فقہاءِ احناف کا مؤقف قرآن، احادیثِ طیبہ اور اقوال صحابہ کرام سے ثابت ہے۔

قرآن سے

وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ وَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی جب قرآن مجید پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سُنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (سورہِ اعراف آیت 204)

مذکورہ آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن مجید پڑھا جائے خواہ نماز میں ہو یا خارجِ نماز میں اُس وقت سننا اور خاموش رہنا دونوں واجب ہیں۔

استماع اور انصات

آیت کریمہ میں دو حکم فرمائے گئے (1) اِسْتِمَاع یعنی کان لگا کر سننا ۔ (2) اِنْصَات یعنی خاموش رہنا۔

فجر مغرب اور عشاء کی نمازوں میں قراءت بلند آواز سے اور ظہر اور عصر میں قراءت آہستہ ہوتی ہے اگر بلند آواز سے قراءت ہو تو جہری اور آہستہ آواز سے ہو تو سِرّی۔ جہری نمازوں میں دونوں (استماع اور انصات) پر عمل ہوگا اور سِرّی نمازوں میں ایک (انصات) پر " یعنی خاموش رہنا"

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

جو حضرات امام کے پیچھے سورہِ فاتحہ پڑھنے کو لازم قرار دیتے ہیں اُنکا کہنا ہے کہ مذکورہ آیت کا تعلق نماز سے نہیں ہے یعنی دونوں حکم (کان لگا کر سننا اور خاموش رہنا) اُس وقت ہیں جب نماز کے علاوہ بلند آواز سے تلاوت کی جائے لیکن اُن کا یہ مؤقف درست نہیں ہمارے نزدیک آیت کریمہ کا تعلق نماز اور بیرون نماز دونوں سے ہے چونکہ بیرونِ نماز میں ممانعت کے وہ بھی قائل ہیں اسلئے دورانِ نماز قراءت خلف الامام (امام کے پیچھے قراءت کرنا) کی ممانعت پر آپ کے سامنے مذکورہ آیت کا شانِ نزول اقوال صحابہ کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔پہلے صحابہ کرام کی تفسیر کا مقام و رتبہ پیش کیا جائے گا۔

تفسیرِ صحابہ کا مقام

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: تَفْسِیْرُ الصَّحَابِیِ مَرْفُوْعٌ۔ یعنی صحابی کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم میں ہے (تدریب الراوی صفحہ 65)۔

حضرت سیدنا امام حاکم علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ امام بخاری اور امام مسلم (رحمۃاللہ علیہما) کے نزدیک صحابی کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتی ہے (المستدرک للحاکم جلد 1 صفحہ 123)۔

علامہ ابنِ کثیر نے لکھا کہ اکثر علماء کے نزدیک صحابی کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم میں ہے (البدایہ والنہایہ جلد 6 صفحہ 233)

علامہ ابنِ قیم نے لکھا صحابی کی تفسیر دلیل و حجت ہے (زاد المعاد)

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

غیر مقلد وہابی عالم نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا:

وَكَذَا حُكْمُ اَقْوَالِهِمْ فِي التَّفْسِيْرِ فَاِنَّهَا اَصْوَبُ مِنْ اَقْوَالِ مَّنْ بَعْدَهُمْ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى اَنَّ تَفْسِيْرَهُمْ فِيْ حُكْمِ الْمَرْفُوْعِ۔

یعنی صحابہ کرام کی تفسیر بعد میں آنے والے مفسرین سے زیادہ صحیح اور درست ہے بلکہ بعض علماء کی تحقیق کے مطابق صحابہ کرام کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم میں ہے (الجنّۃ فی الاُسوۃ الحسنۃ بالسنۃ صفحہ 96)

اب آپکے سامنے صحابہ کرام کی تفسیر پیش کی جاتی ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلفائے اربعہ کے بعد معانی قرآن و حدیث کے سب سے بڑے ماہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے آپ کے متعلق رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس چیز کو تمہارے لئے ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ پسند کرے میں اُس پر راضی ہوں (المستدرک للحاکم جلد 3 صفحہ 319) اور جس چیز کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ تمہارے لئے پسند نہ کرے میں بھی اُس کو تمہارے لئے پسند نہیں کروں گا (الاستیعاب جلد 1 صفحہ 359)۔

آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک آیت کریمہ کا تعلق دوران نماز سے ہے یعنی مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرے گا جیساکہ حضرت بشیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صَلّٰی اِبْنُ

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

مَسْعُوْدٍ فَسَمِعَ نَاسًا یَّقْرَئُوْنَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَمَا آنَ لَکُمْ اَنْ تَفْقَهُوْا اَمَا آنَ لَکُمْ اَنْ تَعْقِلُوْا (وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ) کَمَا اَمَرَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ یعنی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور چند آدمیوں کو امام کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے سنا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم سمجھ اور عقل سے کام لو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی یعنی جس طرح رب نے تمہیں حکم دیا اُس پر عمل کرو

(تفسیر ابن جریر جلد 9 صفحہ 103)۔

مذکورہ روایت سے واضح ہوا نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے قراءت کر رہے تھے تو حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن کو عقل و فہم سے کام نہ لینے پر تنبیہ کرتے ہوئے قراءت سے منع فرمایا: اور یہ وہی ابن مسعود ہیں جو بقول امام نووی علیہ الرحمہ کے کتاب اللہ کے عالم ہونے میں تمام صحابہ کرام سے بڑھے ہوئے تھے (نووی شرح مسلم جلد 2 صفحہ 293)

حضرت سیدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِی الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ کَمَا اُمِرْتَ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ امام کے پیچھے خاموشی اختیار کرو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے

(کتاب القراءۃ صفحہ 73)۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے صاحبزادے ہیں ایک مرتبہ آدھی رات کو وضوء کے لئے پانی پیش کیا اُس وقت رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے سینے سے لگا کر رب کی بارگاہ میں دُعا کی اے اللہ ابن عباس کو قرآن کا فہم عطافرما (بخاری شریف جلد 1) اِسی وجہ سے امت محمدی ﷺ اِس بات پر متفق ہے کہ آپ رئیس المفسرین تھے آپ کے نزدیک آیت کریمہ کے شانِ نزول کا تعلق نماز سے ہے جیسا کہ حضرت علی بن ابو طلحہ سے روایت ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی "اِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ وَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ" يَعْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مذکورہ آیت فرضی نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے (کتاب القراءۃ صفحہ 73)۔

علی بن ابو طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے کے متعلق غیر مقلد وہابی عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا۔ امار وایت از ابن عباس بطریق مختلف آمدہ اجود آنہا طریق معاویہ بن صالح از علی بن ابی طلحہ از ابن عباس است بخاری در صحیح خود اعتماد بر ہمیں طریق کردہ پس بس: یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات مختلف طُرق سے آتی ہے اُن میں عمدہ سند معاویہ بن صالح جو علی بن ابو طلحہ سے اور وہ عبداللہ بن عباس سے امام بخاری کا بخاری میں اس پر اعتماد کرنا ہی کافی ہے۔

(اکثیر فی اصول التفسیر صفحہ 110)۔

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

علمِ حدیث وفقہ کے مسلّمہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰی اَنَّھَا نَزَلَتْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی سب لوگوں کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ اس آیت کا شانِ نزول نماز ہے (مغنی جلد 1 صفحہ 605-شرح مقنع لکبیر جلد 2 صفحہ 13 - فتح القدیر جلد 1 صفحہ 241-شرح نقایہ جلد 1 صفحہ 83)

مذکورہ قول کو ابن تیمیہ نے اپنے فتاوٰی کی جلد 2 صفحہ 412 بھی لکھا اور غیر مقلد وہابی عبد الصمد پشاوری نے لکھا: وَالْاَصَحُّ کَوْنُھَا فِی الصَّلٰوۃِ لِمَا رَوَی الْبَیْھَقِیُّ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ قَالَ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّھَا فِی الصَّلٰوۃِ یعنی صحیح ترین بات یہ کہ آیت واِذاقرِاَالقُرآن کا شانِ نزول ہی نماز ہے جیسا کہ امام بیہقی نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ اِس آیت کے نماز کے بارے میں نازل ہونے پر اجماع ہے (اعلام الاعلام فی قراءۃ خلف الامام صفحہ 190)

سوال:

اگر آیتِ مذکورہ کا شانِ نزول نماز ہے تو کیا بیرونِ نماز تلاوتِ قرآن کے وقت خاموش رہنا واجب نہیں؟

جواب: اصولِ تفسیر کے اِس قانون کو ذہن نشین کر لیا جائے "احکام کا تعلق شانِ نزول تک محدود نہیں ہوتا بلکہ عموم الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے۔ اب مطلب یہ ہوگا دورانِ نماز کا ثبوت شانِ نزول سے ہوگا اور دورانِ نماز اور بیرونِ نماز دونوں کا ایک ساتھ حکم قرآن کے عموم سے ہوگا۔

MARKAZ-UL-COMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

علم تفسیر کا یہ قانون درج ذیل کتابوں میں موجود ہے۔ (کتاب الامّ جلد 5 صفحہ 241-فتح الباری جلد 8 صفحہ 141-الاتقان جلد 1 صفحہ 74- تفسیر ابنِ کثیر جلد 2 صفحہ 9)

اور غیر مقلد عالم قاضی شوکانی نے نیل الاوطار صفحہ 129 اور غیر مقلد وہابی عبدالصمد پشاوری نے اعلام الاعلام صفحہ 190 پر لکھا۔

احادیث سے

(1) حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَیَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" فَقُوْلُوْا: آمِیْنَ یعنی بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی اور نماز کا طریقہ بتلایا اور فرمایا کہ نماز پڑھنے سے قبل اپنی صفوں کو درست کرلو پھر تم میں سے ایک تمہارا امام بنے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تو تم آمین کہو۔ (مسلم شریف 791)

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مذکورہ حدیث میں اِذَاقَرَاَفَاَنْصِتُوْا (جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو) کے الفاظ سے واضح ہوا کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اور کسی سورت کی تلاوت نہیں کرے گا بلکہ خاموش رہے گا۔

مذکورہ حدیث کی سند

اِس طرح ہے "حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللهِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَبِیْ موسٰی الْاَشْعَرِیِّ" یعنی "امام مسلم نے فرمایا ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہمیں جریر نے خبر دی سلیمان تیمی سے انہوں نے یونس بن جبیر سے انہوں نے حِطان بن عبداللہ رقاشی سے انہوں نے حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا"

اور امام مسلم نے لکھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی یہ الفاظ ہیں یعنی اِذَاقَرَاَفَاَنْصِتُوْا (جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو) اور آگے فرمایا: وَعِنْدِیْ صَحِیْحٌ یعنی یہ روایت میرے نزدیک صحیح ہے۔

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

(2) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا ، یعنی امام اسلئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اُس کی اقتدا کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو (نسائی شریف حدیث 921)۔مذکورہ حدیث کو البانی نے حسن صحیح قرار دیا۔

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کُلُّ صَلٰوۃٍ لَا یُقْرَءُ فِیْھَا بِاُمِّ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ اِلَّا صَلٰوۃٌ خَلْفَ اِمَامٍ ، یعنی ہر وہ نماز جس میں سورہِ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے مگر ہاں وہ نماز اس سے مستثنٰی ہے جو امام کے پیچھے پڑھی جائے (کتاب القراءۃ صفحہ 135)

(4) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ ، یعنی جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اُس کا پڑھنا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 7903)

اقوال صحابہ سے

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

(1) حضرت عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا امام کے پیچھے قراءت کرنا جائز ہے تو زید بن ثابت نے جواب دیا: لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ یعنی امام کے پیچھے قراءت ہر گز جائز نہیں۔

(مسلم شریف حدیث 1185)

(2) حضرت وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہوئے سنا: مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَاْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ۔ یعنی جس نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورہِ فاتحہ نہیں پڑھی تو گویا اُس نے نماز ہی نہیں پڑھی سوائے اُس کہ جو امام کے پیچھے ہو یعنی مقتدی کی نماز بغیر سورہِ فاتحہ پڑھے ہو جائے گی (ترمذی حدیث 313)

(3) امام ابو عیسٰی ترمذی علیہ الرحمہ مذکورہ روایت پیش کرنے کہ بعد لکھتے ہیں: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اعتراض

حدیث مبارکہ میں آتا ہے "جس نے سورہِ فاتحہ نہیں پڑھی اُس کی نماز نہیں" (مذکورہ حدیث متعدد طرق اور لفظوں کے ساتھ صحاح ستّہ کے اندر موجود ہے)

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

جواب

مذ کورہ حدیث سے مراد امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا شخص مراد ہے یعنی اگر امام یا اکیلا شخص نماز میں سورہِ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اُس کی نماز ناقص کہلائے گی مقتدی مراد نہیں جو کہ کثیر دلائل سے واضح ہو گیا اور حدیث مبارکہ کا جو مفہوم ہم پیش کرتے ہیں وہی مفہوم علم حدیث و فقہ کے عظیم امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے بیان کیا فرمایا: مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ۔ یعنی نبی ﷺ کے فرمان "کہ جس نے سورہِ فاتحہ نہیں پڑھی اُس کی نماز نہیں" کا مطلب جب وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہو امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ علیہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں

(ترمذی شریف صفحہ 71)

واللہ اعلم بالصواب۔

اللہ تعالیٰ اپنے اِس حقیر بندے کی سعی کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے۔

مفتی محمد وسیم ضیائی

مؤرخہ: یکم صفر المظفر 1440ھ بمطابق 11 اکتوبر 2018

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY